تائید دین کا وقت ہے

از

سیدنا حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد
خلیفۃ المسیح الثانی

تائید دین کا وقت ہے

(تحریر فرمودہ ۱۵- فروری ۱۹۲۴ء)

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ   نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ   هُوَالنَّاصِرُ

تمام احباب اور مخلصین جماعت کو اس امر کا علم ہے کہ ملکانا قوم کی اصلاح اور اسلام کی طرف واپس لانے کے لئے ایک سال کے قریب سے ایک زبردست جدوجہد ہو رہی ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے دوسری تمام جماعتوں کی نسبت ہمیں زیادہ کامیابی ہوئی ہے اور ہو رہی ہے- سینکڑوں دوست ہماری جماعت کے ان علاقوں میں تین تین ماہ کے لئے کام کر چکے ہیں اور سینکڑوں جانے کے لئے تیار بیٹھے ہیں- ان سہ ماہی وار جانے والوں کے علاوہ ایک مستقل عملہ اس علاقہ میں رکھنا پڑتا ہے جو کام کو ایک طرز پر جاری رکھ سکے اور نئے آنے والوں کو پچھلوں کے کام اور ان کے علم سے واقف رکھ سکے اور ان کے کام کی نگرانی بھی کر سکے اور یہ عملہ نگرانی و دیگر اخراجات تعلیم وغیرہ ایک کثیر رقم کا خرچ چاہتے ہیں- اس وقت تک تیس ہزار روپیہ سے زیادہ اس مد میں سو سو روپیہ دینے والے دوستوں کی ہمت سے جمع ہو چکا ہے اور اس کا اکثر حصہ خرچ ہو چکا ہے بہت ہی قلیل رقم باقی ہے اور اب اخراجات کی تنگی کا سخت خوف ہے حتیٰ کہ ڈر ہے کہ کام کو نقصان نہ پہنچے-

احباب کو جلسہ سالانہ پر معلوم ہو چکا ہے کہ ہم صرف ملکانا قوم میں ہی تبلیغ نہیں کر رہے بلکہ اسی ضمن میں بعض ہندو اقوام میں بھی زور سے تبلیغ جاری ہے اور ان میں اس تحریک کو کامیابی بھی حاصل ہو رہی ہے- ملک کے مختلف حصص میں بعض اقوام اہل ہنود اسلام لانے کے لئے تیار ہیں اور بعض قومیں اسلام کو قبول کرنے بھی لگ پڑی ہیں جن میں سے بعض کا حال تو احباب کو معلوم ہوتا رہا ہے اور بعض کا حال ابھی مصلحتاً عام طور پر شائع نہیں کیا جاتا اور یہ تبلیغ بھی بہت سے خرچ چاہتی ہے-

میں نے اس وقت تک ان تبلیغی کوششوں میں حصہ لینے والے احباب کے لئے یہ شرط رکھی تھی کہ وہ کم سے کم سو روپیہ دیں تب اس فنڈ میں شامل ہو سکتے ہیں اور اس وقت تک ایسے ہی لوگ اس میں چندہ دیتے رہے ہیں جو سو روپیہ دے سکتے تھے مگر چونکہ ایسے لوگ کم ہوتے ہیں اب اس فنڈ کی آمد بہت محدود ہوتی جا رہی ہے اور ضرورت ہے کہ اب اس دروازہ کو اور وسیع کر دیا جائے۔

ہماری جماعت کے احباب کے دلوں میں جو اخلاص اللہ تعالیٰ نے کوٹ کوٹ کر بھر دیا ہے اس کو دیکھتے ہوئے اس امر کا اندازہ کرنا کچھ مشکل نہیں کہ اس سو روپیہ کی شرط کی وجہ سے ہزاروں مخلصین کے دل زخمی تھے اور ان کے جوش اندر ہی اندر اٹھ اٹھ کر رہ جاتے تھے کیونکہ گو ان کے دل وسیع تھے لیکن ان کی جیبوں میں روپیہ نہ تھا اس لئے وہ اس شرط کو پورا نہیں کر سکتے تھے میں جانتا ہوں کہ اگر یہ سو روپیہ کی شرط نہ ہوتی یا ان کے پاس روپیہ ہوتا تو ہزاروں مخلص ہماری جماعت کے ایسے ہیں جو چندہ دینے والوں کی صف اول میں کھڑے ہوتے اور کبھی بھی دوسروں سے پیچھے رہنے کو گوارا نہ کرتے۔ مگر اللہ تعالیٰ ان کی مجبوریوں کو دیکھتا ہے اور ہر ایک شخص جس کا دل چاہتا تھا نہیں بلکہ اپنی مجبوری کو دیکھ کر اندر ہی خون ہو رہا تھا لیکن صرف مجبوری کی وجہ سے اب تک اس تحریک میں حصہ نہیں لے سکا وہ خدا کے حضور میں ویسا ہی ہے جیسا کہ وہ جس نے بوجہ مقدرت ہونے کے سو روپیہ دینے والوں کی جماعت میں شمولیت اختیار کی۔ اللہ تعالیٰ کے خزانہ میں ثواب اور مدارج کی کمی نہیں وہ ان مخلصین کو جنہوں نے اپنی مقدرت سے زیادہ بوجھ اٹھایا اور دین کی خدمت کی ان کے کام کا پورا بدلہ دے گا اور ان کو بھی جن کے دل چاہتے تھے لیکن عدم استطاعت کی بیڑیاں ان کے پاؤں میں تھیں انہی کا سا بدلہ دے گا۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ہماری جماعت کے سو روپیہ دینے والے دوست اپنے بھائیوں کے اس مفت کے ثواب پر چڑیں گے نہیں بلکہ خوش ہوں گے اور میں اپنی طرف سے تو کہتا ہوں کہ ایسے دوست جتنے بھی زیادہ ہوں' ان کا خیال اور قیاس میرے دل کو خوشی سے بھر دیتا ہے۔

مگر اللہ تعالیٰ ان دوستوں کو صرف ثواب سے ہی حصہ دینا نہیں چاہتا بلکہ وہ ان کے دل کی حسرت کو بھی دور کرنا چاہتا اور اس کی جگہ خوشی کی لہر پیدا کرنا چاہتا ہے اور شاید یہی وجہ ہے کہ ملکانا تحریک اس قدر لمبی ہو گئی ہے کہ اب ضرورت محسوس ہو رہی ہے کہ تمام جماعت کو اس میں حصہ لینے کا موقع دیا جائے اور تمام بھائیوں کو اس خدمت میں شریک کر لیا جائے۔ اور اگر میں احمدیوں

کے دلی خیالات پڑھنے میں غلطی نہیں کرتا تو میں سمجھتا ہوں کہ میں اس اعلان کے ذریعہ سے ان کو ایک بہت بڑی خوشخبری سنا رہا ہوں جس کے لئے وہ مدت سے چشم براہ تھے۔

علاوہ ملکانا تحریک اور ہندوؤں میں تبلیغ کی تحریک کے جرمن مشن' بخارا مشن' اچھوت قوموں میں تبلیغ اور ان کی تعلیم کے اخراجات ایسے ہیں جو معمولی چندوں سے پورے نہیں ہو سکتے اور ان کے لئے بھی خاص چندہ کی ضرورت ہے۔ اسی طرح اس سال جلسہ گاہ کی تیاری' مہمان خانہ کی وسعت اور افریقہ کی جماعت کو جو اَب بیس ہزار کے قریب پہنچ گئی ہے تین ہزار کے قریب روپیہ بطور امداد دینا ضروری ہے تاکہ وہ ایک سکول اور لیکچر گاہ تیار کریں۔ ایک قیمتی زمین سرکار کی طرف سے مفت ملی ہے اور بہت سا روپیہ وہ خود جمع کریں گے۔ تالیف قلب کے لئے اور ہندوستانی بھائیوں کی ہمدردی کے اظہار اور تعلقات کی مضبوطی کے لئے ان کو تین ہزار روپیہ مرکز کی طرف سے دیا جائے گا۔ مولوی عبید اللہ صاحب مرحوم کے پس ماندگان کی واپسی کا سوال بھی درپیش ہے۔ ان تمام ضرورتوں کے لئے چالیس ہزار کے قریب روپیہ کی علاوہ ماہواری چندوں کے ضرورت ہے اور میں جانتا ہوں کہ ہماری جماعت کے مخلصین اس رقم کو بآسانی پورا کر سکتے ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ ہماری جماعت غریب ہے لیکن مال خرچ کرنے میں آسانی مال کی زیادتی سے نہیں ہوتی بلکہ دل کی وسعت سے ہوتی ہے اور یہ وسعت خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت کو حاصل ہے۔

چونکہ میرا دل چاہتا ہے کہ تمام احباب اس تحریک میں یکساں حصہ لیں اس لئے میں نے اس رقم کے جمع کرنے کے لئے ایک تجویز کی ہے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ اس تحریک پر عمل کر کے ہماری جماعت کے دوست اس رقم کو بہت جلد پورا کر سکتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ تمام احمدی علاوہ ماہوار چندوں کے اپنی ماہوار آمد کا ایک تہائی حصہ اس سال ان ضروریات کو پورا کرنے کے لئے یکمشت دے دیں۔ ان علاقوں میں جہاں مربعے ہیں یہ انتظام کیا جائے کہ ہر زمیندار علاوہ اپنے مقررہ چندہ کے فی مربع پچیس روپیہ اس تحریک میں دے اور کُل زمیندار اپنے حصہ کی رقم کو دو فصلوں میں بھی ادا کر سکتے ہیں۔ جو لوگ ماہوار آمدنی رکھتے ہیں وہ بھی ایک مہینہ سے لے کر تین مہینے تک اپنے حصہ کی رقم پوری کر سکتے ہیں۔

جو لوگ سو روپیہ پہلے دے چکے ہیں میں ان کو بھی اس تحریک سے مستثنیٰ نہیں کرتا کیونکہ اول تو اس تحریک میں علاوہ ملکانا فنڈ کے اور تحریکیں بھی شامل ہیں اور دوسرے جن کو خدا نے زیادہ

وسعت دی ہو ان پر حق ہے کہ کسی موقع کو ہاتھ سے جانے نہ دیں۔

میں امید کرتا ہوں کہ تمام جماعتوں کے امیر اور سیکرٹری اس تحریک کے پہنچتے ہی اپنے علاقہ کے احمدیوں سے پوری طرح اس تحریک میں حصہ لینے کی تحریک کریں گے اور اس امر کو دیکھیں گے کہ کوئی احمدی اس تحریک سے باہر نہیں رہتا کیونکہ یہ رقم تبھی پوری ہو سکے گی جب کہ پوری طرح تجویز پر عمل کیا جائے۔ اور چاہئے کہ سوائے زمینداروں کے جن کے لئے فصلوں کا انتظار کیا جا سکتا ہے باقی سب دوست تین ماہ کے اندر اس تحریک کے مطابق اپنے حصہ کو ادا کر کے ثواب دارین حاصل کریں اور ان مشکلات کے دور کرنے میں حصہ لیں جو دوسری صورت میں پیدا ہو سکتی ہیں۔

اے عزیزو! ایسا نہ ہو کہ تم میں سے کوئی کہہ بیٹھے کہ چندہ! چندہ!! ہر وقت چندہ! ہم کہاں تک چندے دیتے جائیں کیونکہ یہ چندہ میں اپنے نفس کے لئے تم سے نہیں مانگتا بلکہ میں یہ چندہ خود تمہارے لئے ہی مانگتا ہوں تاکہ یہ رقم تمہارے لئے خدا کے خزانہ میں جمع رہے اور بڑھے اور بڑھے اور تمہاری اُس زندگی میں کام آئے جو نہ ختم ہونے والی ہے اور جس زندگی میں کہ صرف اسی دنیا کے اعمال اور اسی دنیا میں جمع کیا ہؤا روپیہ کام آتا ہے۔ دشمن اعتراض کیا کرتے ہیں کہ مسیح موعود علیہ السلام نے لوگوں سے روپیہ بٹورنے کے لئے یہ سب انتظام کیا ہے اور یہ کہ انہوں نے اپنی اولاد کے لئے ایک جائداد چھوڑی ہے مگر آپ لوگ جانتے ہیں کہ نہ مسیح موعود کسی کے روپیہ کے محتاج تھے اور نہ سلسلہ کے اموال آپ کے خلفاء کی یا آپ کی اولاد کی جائداد بنے۔ وہ خدا کے لئے جمع کئے جاتے ہیں اور خدا کے لئے خرچ ہوتے ہیں۔ کون ہے جو کہہ سکے کہ میں نے کبھی ایک پیسہ بھی اپنے لئے اس سے طلب کیا یا یہ کہ سلسلہ کے اموال میں سے ایک حبّہ بھی کبھی میں نے اپنا قرار دیا اور اسے اپنے پر خرچ کیا۔

میں تو اس قدر محتاط ہوں کہ بعض لوگ اگر مجھ سے دریافت کریں کہ ہم آپ کے لئے کوئی تحفہ بھیجنا چاہتے ہیں 'کیا چیز بھیجیں؟ تو میں ان کو یا جواب ہی نہیں دیتا یا یہ لکھ دیتا ہوں کہ میں پیدائش سے لے کر آج تک سوال کرنے سے بچا رہا ہوں اور اب بھی سوال کے لئے خدا کے فضل سے تیار نہیں ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ جماعت کے مخلصین کو اور بھی زیادہ میری اس تحریر کو پڑھ کر صدمہ اور افسوس ہو گا کیونکہ گو میں ان سے کچھ طلب نہیں کرتا اور ان کے مال انہیں کے فائدے کے لئے خرچ کرتا ہوں مگر وہ اپنے اخلاص کی وجہ سے اپنے اقرار بیعت کو

مد نظر رکھ کر اپنی ہر ایک چیز میری ہی سمجھتے ہیں۔ لیکن ہر جماعت میں ایک حصہ کمزور لوگوں کا بھی ہوتا ہے جو شیطانی تحریکوں کو قبول کرنے کے لئے تیار رہتا ہے۔ پس ان لوگوں کے دلوں کے وسوسوں کا دور کرنا بھی میرا فرض ہے اور انہی کو مد نظر رکھ کر میں نے یہ باتیں لکھی ہیں۔

اے عزیزو! فتح کا زمانہ آگیا۔ کامیابی دروازے پر ہے خوشی کی گھڑیاں ناچتی ہوئی چلی آتی ہیں اور تمہارے قدموں کے چومنے کی مشتاق ہیں۔ وہ دن قریب ہیں جب فوج در فوج لوگ اسلام اور احمدیت کو قبول کریں گے۔ پس اس زمانہ کی مناسبت سے اپنی قربانیوں کو بھی بڑھا دو کہ لوگ روز مرہ کی نسبت شادیوں کے موقع پر زیادہ خرچ کرتے ہیں۔ اب تک تمہاری قربانیاں ایسی تھیں جیسے کہ انسان روز مرہ کے خرچ برداشت کرتا ہے۔ اب عید کا دن آنے والا ہے اس کا باریک ہلال مجھے نظر آرہا ہے۔ اے کاش ہم جس طرح رمضان میں ثابت قدم رہے اس سے بڑھ کر عید کے دن ہمیں صراط مستقیم پر رہنے کی توفیق ملے۔ ہم مسلمان ہیں اور ہمارے دن چاند کے حساب پر ہیں۔ پس دن خواہ عید کا ہی ہو اس سے پہلے رات آنی ضروری ہے۔ میں نے کہا ہے کہ عید کا چاند نظر آرہا ہے۔ مگر اے عزیزو! پیشتر اس کے کہ دن چڑھے عید کی رات کا ختم ہونا ضروری ہے۔ پس دعا کرو کہ اس رات کے بعد دن کا دیکھنا ہمیں نصیب ہو اور یہ رات ہمارے لئے بابرکت ثابت ہو۔ یہ فتح کی ابتدائی گھڑیاں سخت قربانی کی گھڑیاں ہوں گی۔ مگر یہ رات ایک خالص خوشی کا دن چڑھائے گی اور یہ اندھیرا ایک روشن سورج پیدا کرے گا اور ہر ایک جو اسلام کی عظمت کا خیال لے کر اس رات میں لیٹے گا وہ اسلام کی فتح کا جھنڈا لے کر دن کو کھڑا ہو گا۔ مبارک وہ جو آخر تک مستقل رہیں اور کامیابی کا منہ دیکھیں۔ اور خدا کرے کہ سب احمدی ایسے ہی ثابت ہوں۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

خاکسار

مرزا محمود احمد

خلیفۃ المسیح الثانی

(الفضل ۱۹۔ فروری ۱۹۲۴ء)